Lesson 27. Al-Baqarah (Ayaat 217 - 221): Day 94 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی تفسیر

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ
مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾

(اے پیغمبر) لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کون سا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح خدا تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو۔

صحابہ کرامؓ کی خوبصورت سوچ نظر آتی ہے کہ وہ سوال کرتے ہیں؛ پچھلا سوال مشرکین نے کیا تھا اور اب صحابہ کرامؓ سوال کرتے ہیں۔ اس ایک ہی آیت میں صحابہ کرامؓ کے دو سوال ہیں۔ پہلی بات جہاں مکمل ہو گئی وہاں چھوٹا ساط کا نشان ہے۔ پھر آگے دوسرا سوال ہے۔ یہ سوال آگے بھی آ چکا ہے۔ اُن کا ارادہ عمل کا تھا۔ ہم ہوتے تو کہتے کہ پوچھ تو لیا تھا جواب ہی نہیں ملا شکر ہے اب کرنا نہیں پڑے گا۔ وہاں جواب دیا گیا تھا کہ والدین کو دو۔ یعنی کس کو دو؟ یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ کیا خرچ کرو؟ اب ان دو آیات کو سمجھتے ہیں۔

اُس دور میں شراب پانی کی طرح پی جاتی تھی۔ یہاں سے شریعت کا ایک بنیادی خاکہ ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ شراب کا ذکر قرآن میں تین دفعہ آئے گا۔ مکّہ میں جب مسلمان تھے تو وہاں شراب ویسے ہی

تھی جیسے آج ہم مغربی ملکوں میں دیکھتے ہیں۔ ابھی کوئی حکم نہیں آیا تھا۔ ہلکا سا اشارہ آیا تھا، وہ آگے دیکھتے ہیں۔ کہ وہ رِزّق طیب نہیں ہے اس سے نشہ آور چیز بنتی ہے۔ پانی کی طرح شراب پیتے تھے۔

عرب لوگ شراب پیتے تو نشے میں دُھت ہوتے پھر کھلی جگہوں پر جا کر لوگوں کے اونٹ ذبح کر دیتے۔ بہت سارا گوشت جمع ہوتا تو ارد گرد کے غریبوں کو صدقہ خیرات کرتے۔ شراب کو کرم کہتے تھے۔ اللہ کا نام بھی کریم ہے۔ جس کے معنی ہیں بہت نرم چیز۔ شراب پی کر بہت Generous ہو جاتے تھے۔ نشے میں ہوش نہیں ہوتا تھا تو جس کا اونٹ ہاتھ لگتا اُسی کو ذبح کر دیتے۔

جب ہوش آتا۔ تو پھر جس کا اونٹ ذبح ہوتا وہ قیمت مانگتا تو یہ اس کو اتنی ہی رقم دے دیتے۔ اپنے آپ کو بہت اچھا سمجھتے۔ کہ ہم گوشت بھی دے رہے ہیں اور اس کی قیمت بھی۔ شراب کے نشے میں لونڈیاں بھی ساتھ ہوتیں۔ گانا بجانا بھی ہوتا۔ غُل غپاڑہ بھی ہوتا۔

انسان کے جسم میں دو ایسے جذبے ہیں کہ جس کو شراب دبا دیتی ہے۔ خوف اور حیا۔

شراب کو خمر کہتے ہیں۔ عام طور پر ہم لوگوں کو خوف ہوتا ہے اور ہم دوسروں کی وجہ سے وہ کام نہیں کرتے۔ دوسرا انسان کے ہوش گم ہوتے ہیں تو حیا ختم ہو جاتی ہے۔ شراب بے سُدھ کر دیتی ہے۔

نشے میں انسان سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ مشرک بڑے خوش ہوتے کہ ہم شراب پی کر نیکی کا کام کرتے ہیں غریبوں کو گوشت تقسیم کرتے ہیں۔ مشرکینِ مکّہ اس بات پر فخر کرتے۔

اللہ نے فرمایا کہ تھوڑا سا فائدہ ہے لیکن گناہ بہت بڑا ہے۔

کیا آپ کے ذہن میں کچھ آیا؟

چیریٹی کے نام پر ناچ گانا، فیشن شوز، بڑے بڑے ڈنر، مکس پارٹیاں۔ گندی اور بے حیائی کی حرکتیں کرنے کے بعد کہہ دیا کہ ہم پیسہ کینسر کے مریضوں کو دیں گے۔

کیا ہمارا مسلمانوں کو بھی یہی رجحان نہیں ہے؟ زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے فلاں اداکارہ کا ڈانس دیکھیں۔ خواہش اپنے نفس کی پوری کریں پھر کہہ دیں کہ دیکھو ثواب بھی تو ہو رہا ہے۔

یہ ہیں آج کے دور کے لوگوں کے بہانے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اپنا فائدہ اپنے پاس رکھو۔ معاشرے کو خراب نہ کرو۔ سوسائٹی میں بے حیائی اور گناہ کے دروازے نہ کھولو۔

آج کل یہی بہانے لوگ فلمیں دیکھنے کے لئے کرتے ہیں کہ سبق ملتا ہے فائدہ ہوتا ہے۔ سچ بتائیں کتنی لڑکیاں فلمیں دیکھ دیکھ کر نیک بن گئیں۔ کتنی عورتوں نے فلم دیکھ کر اپنا گھر بسا لیا۔ زیادہ تر تو لوگ یہ ڈیپریشن لے کر ہی اُٹھتے ہیں کہ کہ فلم میں تو ایسے ہوتا ہے ہمارے کوئی نخرے نہیں اُٹھا رہا۔ ہمیں پھول اور تحفے نہیں ملتے۔

زندگی کا اُصول بنالیں کہ جس چیز میں تھوڑا فائدہ ہو اور زیادہ گناہ ہو وہ کبھی فائدہ مند نہیں ہو گی۔

یہ شراب کے بارے میں پہلا حکم ہے دوسرا حکم ہے سورۃ نساء میں اور تیسرا سورہ مائدہ میں ہے۔

کچھ لوگوں نے یہ حکم سن کر شراب چھوڑ دی۔ کچھ لوگوں کو صرف اشارہ چاہیئے ہوتا ہے۔ دیا سلائی ذرا سا رگڑ سے فوراً جل جاتی ہے۔ کچھ چیزوں کو آگ میں بھی ڈال دیں تو اثر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ عرصے تک قرآن اور سنّت سے جڑے رہتے ہیں لیکن دل نہیں بدلتا اور عمل نہیں بدلتا۔ قرآن کی حکمت دیکھیں کہ تدریجاً حکم دیا ہے۔ ایک دم حرام نہیں کہہ دیا۔

جہاں حتمی طور پر بتا دیا وہاں شراب کی حرمت کا واضع حکم آئے گا۔ اُمّ الخبائث کہتے ہیں۔

کچھ غیر مسلم خود یہ کہتے ہیں کہ تم شراب خانے بند کروا دو ہم آدھے سے زیادہ ہسپتال اور پاگل خانے بند کروادینگے۔

جتنے ایکسیڈینٹ ہوتے ہیں زیادہ تر شراب کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ جسمانی بیماریاں شراب کی وجہ سے، جہاں شراب ہو گی باقی گندے کام بھی ہوتے ہیں۔

بنی اسرائیل کا واقعہ ہے کہ ایک عورت ایک بزرگ کو بہکا کر لے گئی۔ یا کفر کرو، یا میرے ساتھ زنا کرو یا اس بچے کو قتل کر دو یا پھر یہ شراب پی لو۔ اس نے کہا استغفر اللہ۔ اس نے سوچا کہ شراب سب سے چھوٹا گناہ ہے۔ شراب پی لی تو نشے میں باقی کام بھی کر لئے۔ اسی لئے اُمّ الخبائث ہے۔

یہاں شراب اور جوُا ساتھ آئے ہیں۔ مشرکین شراب پیتے اور جوُا کھیلتے۔ لمبی رقمیں ہار جاتے۔

کاروبار اور جوئے میں فرق ہے۔

اسلام کاروبار کی اجازت دیتا ہے کہ محنت کرو اور رِسک لو پھر دیکھو کتنے کما سکتے ہو۔

جوئے میں چانس ہے کہ لاٹری کا ٹکٹ لے لو۔ پرائز بانڈ خرید لو کہ نمبر آگیا تو جیتے ورنہ ہار۔ اس میں محنت کوئی نہیں ہے۔ بس پیسہ لگا لو ہارے یا جیتے۔ اسلام سُستی کو پسند نہیں کرتا۔

شراب میں بھی انسان نشے میں دُھت پڑے رہتے ہیں اور بیویاں کام کرتی ہیں۔

جوئے والے نکمے اور کام چور ہوتے ہیں۔

مثال کہ آپ کے پاس ہزار پاؤنڈز ہیں۔ صدقہ کر دیں تو بہترین ہیں۔ لیکن آپ کسی کو سود پر دیتے ہیں تو سو پاؤنڈز مہینہ پر سود لیتے ہیں تو اس رقم میں نہ تو محنت ہے اور نہ رسک۔ رسک نہ لینے کی وجہ سے یہ حرام مال ہے۔

شرابی اور جواری کی بیوی کی زندگی بیوہ والی زندگی ہوتی ہے۔ شرابی نشے میں رشتوں کی تمیز کھو دیتا ہے اور جواری جیتنے کے لالچ میں سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے۔

اسلام ہمیں محنت کی عادت ڈالتا ہے۔ اسلام اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۘ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ یہاں ایک اور بات نوٹ کریں کہ فائدہ تھوڑا ہے لیکن آگے بات نقصان کی نہیں کیونکہ فائدے کا اُلٹ نقصان ہونا چاہئے تھا۔ فرمایا گیا کہ اس میں گناہ ہے یعنی ان کاموں سے انسان گناہوں میں پڑ جاتا ہے۔

اتنے شعر آبِ زم زم پر نہیں جتنے لوگوں نے شراب پر لکھے ہیں۔ امریکہ میں پچھلی صدی میں شراب بین کر دی گئی تھی۔ لیکن لوگ پھر دوبارہ شروع ہو گئے۔

اسلام نے دس طرح کے شراب سے منسلک لوگوں کو وعید سنائی ہے۔ یعنی پینے اور پلانے، بیچنے اور خریدنے، لانے، لے جانے والے وغیرہ

لیکن اسلام نے دیکھیے کیسے حرام کی۔ جس دن شراب حرام ہو گئی، سب بہا دی گئی۔ بیچنے کی بھی اور تحفے دینے کی بھی اجازت نہ ملی۔

لوگ کہتے ہیں کہ شرابی نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن ایمان کا نشہ شراب کے نشے سے کہیں زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ جس دن حکم آ گیا۔ صحابہ کرامؓ نے یوں چھوڑی کہ کوئی اور مثال نہیں ملتی۔

صحت خراب، پیسہ برباد، اخلاق خراب، قتل، چوری ڈاکے۔ عبادت کا وقت کیسے یاد رہے گا؟ طہارت کا کیسے خیال رکھے گا؟

جو لوگ شراب بیچتے ہیں۔ ٹھیک ہے کچھ منافع ہو جاتا ہو گا لیکن کتنے گھر برباد کر رہے ہیں؟ کیا وہ دعا مانگتے ہونگے کہ ہمارا رزّق بڑھے۔ جس کے اندر ایمان ہو گا کیا وہ چاہے گا کہ اس سے شراب خرید کر کوئی بے حیائی کے اور گندے کام کرے؟

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۥ ط قُلِ الْعَفْوَ ۗ ط اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کون سا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔

آگے اب خرچ کی بات ہے۔ جب انسان شراب اور جوئے میں پڑتا ہے تو مال کے خرچ میں گڑبڑ ہوتی ہے۔ یہاں فرض زکوٰۃ کی بات نہیں۔ نفلی صدقے کی بات ہے۔ اَلْعَفْوَ ، کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اب اگر ہمارے پاس حدیث نہ ہو تو یہ آیت ہمیں شام کا کھانا بھی گھر میں رکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ابو ذر غفاریؓ کے گھر کچھ نہیں تھا کسی نے پوچھا کہ سامان کہاں ہے تو بولے اگلے گھر بھیج دیا۔ یعنی نہ جانے کب جانا پڑے تو سارا سامان آخرت کے لئے بھیج دیا ہے۔

میرے اور آپ کے لئے سبق ہے کہ زائد از ضرورت سامان جمع نہیں کرنا۔ ہمارے گھر میں کیا کچھ زائد از ضرورت ہے۔ اپنے گھر دیکھیں۔ پھر ہم روتے ہیں کہ پیسے ختم ہو جاتے ہیں۔

اسلام قناعت سکھاتا ہے۔ صرف ضروری چیزیں گھروں میں رکھیں۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۔ اس طرح خدا تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو۔

اصل پیغام یہ کہ قران پر غور کریں۔ قرآن کو سمجھیں پھر تفکر کریں۔

اسلام ایک پاکیزہ معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے۔ ہمیں ذہنی اور جسمانی طور پر مضبوط دیکھنا چاہتا ہے۔ صحت اور اخلاق کو بگاڑنے والی چیزوں سے روکتا ہے۔ عقل کو ختم کرنے والی چیزوں سے روکتا ہے۔

آسان زندگی یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہلکا پھلکا رکھیں۔

یعنی مومن غور و فکر کرتا ہے۔ ہوش مند انسان ہے۔ عقل مند ہے۔ سادھو بنا نہیں بیٹھا۔ مومن ہوشیار ہے، نفع و نقصان دیکھتا ہے۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ (یعنی) دنیا اور آخرت (کی باتوں) میں (غور کرو)۔ اور تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ ان کی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے۔ اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا (یعنی خرچ اکٹھا رکھنا) چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا۔ بے شک خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔

یعنی یتیم کے مال کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یتیم کے مال کو الگ رکھیں۔ یعنی کچھ حساب کتاب رکھیں۔ قرآن کی ایک اور آیت میں یتیم کے مال کھانے والے کو پیٹ میں آگ بھرنے والا کہا گیا۔

یہ آیت جب نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ کو غم لگ گیا۔ جنگوں میں عورتیں بیوہ ہو جاتیں اور بچّے یتیم۔ مدینہ کے ہر گھر میں یتیم تھے۔ صحابہ کرامؓ اُن کی کفالت کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ ڈر گئے۔ انہوں نے یتیم کا کھانا پینا الگ کر دیا۔ اب ایک تو پیسہ ضائع ہوتا دوسرا بچّے بھی گھر کے ماحول سے الگ ہو گئے۔

اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا (یعنی خرچ اکھٹا رکھنا) چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اجتماعی طور پر رہنے کے آداب بھی سیکھ رہے ہیں۔ کہ مل جل کر رہو۔ کچھ چیزوں کو الگ کرنا مشکل ہے۔ اس لئے یہ حکم آ گیا۔ اصلاح کی بات ہے۔ بعض اوقات لوگ یتیم لڑکی سے مال کے لالچ میں شادی کر لیتے۔

اپنے اوپر نظر رکھیں کہ آپ دوسروں کے ساتھ معاملات میں کیسے ہیں۔ جو کام کسی کے سامنے نہیں کر سکتی وہ اُن کے پیچھے بھی نہیں کرنے۔ دوسروں سے فائدے نہ اُٹھائیں۔ کہ ذرا کسی نے آفر کی اُس کو اچھی طرح نچوڑ لیں۔ آخرت سے ڈریں۔ آپ کو پرواہ بھی نہ ہو۔ کسی کے خط یا راز نہ کھولیں۔

بچّوں کو بھی ڈرائیں کہ اصل تقویٰ اللہ کا ڈر ہے۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنّت میں ایسے ہونگے جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں۔ بہت قریب۔ یتیمی بُری نہیں ہے ورنہ نبی پاکؐ یتیم نہ ہوتے۔

آج کے سبق میں خاص طور پر اپنی نیکیوں پر نظر رکھیں۔ نیّت نیک ہونی چاہئے۔

وَلَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ حَتّٰى يُؤۡمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡۚ
وَلَا تُنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَتّٰى يُؤۡمِنُوۡا ؕ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكٍ وَّلَوۡ
اَعۡجَبَكُمۡ ؕ اُولٰٓـئِكَ يَدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡٓا اِلَى الۡجَـنَّةِ وَالۡمَغۡفِرَةِ بِاِذۡنِهٖۚ وَيُبَيِّنُ
اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿٢٢١﴾

اور (مومنو) مشرک عورتوں سے جب تک کہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرنا۔ کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ اور (اسی طرح) مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو ان کو زوجیت میں نہ دینا کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے مومن غلام بہتر ہے۔ یہ (مشرک لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور خدا اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔

سبق کا آخری موضوع۔ یہ سورۃ مائدہ میں مزید تفصیل سے آئے گا۔ اسلام نے معاشرے میں جہاں دوسرے احکام اور قوانین پر رہنمائی کی وہاں عائلی زندگی یعنی خاندانی زندگی میں بھی رہنمائی فرمائی۔

یعنی مسلمان مرد مشرک عورت سے شادی نہ کرے۔ حقیقی مشرکہ۔ بتوں کی پوجا کرنے والی یا بے دین عورت۔

مسلمان وہ جو خود دین پر عمل کرتا ہے۔ جب تک وہ مشرکہ عورت مسلمان نہ ہو جائے۔ اور مشرکہ سے بہتر تو ایک مسلمان لونڈی ہے۔

عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی۔ اس کا باپ یا بھائی اس کا نکاح کرے گا۔

مسلمان عورت کا نکاح غیر مسلم سے نہیں ہو سکتا۔ غیر مسلم مرد سے بہتر تو مسلمان غلام ہے۔

وہ آگ کی طرف بلاتے ہیں۔ دیکھ لیں ہندو آگ کے سامنے پھیرے لے کر شادی کرتے ہیں۔ مجوسی بھی آگ کی عبادت کرتے ہیں۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت سے ایک واقعے کا تعلق ہے۔ ایک صحابیؓ مرسد بن مرسد غنوی تھے۔

ہجرت کر کے مکّہ سے مدینہ آئے۔ اللہ کے نبیؐ نے ان کو مکّہ بھیجا کے وہاں سے مجبور اور بوڑھے لوگوں کو آزاد کروا کے لائیں۔ یہ چاند کی راتوں کو جاتے اور ایسے مجبور لوگوں کو چھپا کر مکّہ سے نکال لاتے۔ ایک رات کو یہ مکّہ گئے۔ اِنہیں ایک سایہ نظر آیا۔ وہ عناق تھی۔ دورِ جاہلیت کی محبوبہ۔ وہ ان کو دیکھ کر خوش ہو گئی وہ کفر پر تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ زنا حرام ہے تم میر اراستہ چھوڑ دو۔

اُس نے بستی میں شور مچا دیا کہ دیکھو یہ تمھارے قیدی لے کر جا رہا ہے۔ یہ واپس آ گئے اور آ کر نبی پاکؐ سے پوچھا کہ کیا میں عناق سے نکاح کر سکتا ہوں۔ اور کہتے ہیں کہ اس بات پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہاں سے ہمارے لئے سبق دیکھیں؛ ہمارے لڑکوں اور مردوں کے لئے سبق ہے۔

چاندنی رات، گھر سے دوری، عورت کی رضامندی، رات کا وقت کسی کا ڈر بھی نہیں۔ پہلی محبوبہ۔ ان سب باتوں کے باوجود، صرف نکاح کی خواہش کی۔

اسلام میں نکاح ایک بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ شادی انسان کی دنیا اور آخرت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پیدا ہونے کے بعد انسان کی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ شادی ہوتا ہے۔

شادی ایک بہت بڑا فیصلہ ہے۔ اللہ فرمارہے ہیں کہ معاشرے میں کس طرح شادیاں ہونی چاہئے۔ میاں بیوی کے درمیاں کو آرڈی نیشن اور محبت ہونی چاہئے۔ مل جل کر بچّوں کی تربیّت کریں۔ گھر نہ ٹوٹیں۔ بچّوں کو بہترین ماحول ملے۔ سوچ ملتی ہو۔

دیندار اور غیر مذہبی کیسے ساتھ مل کر رہیں گے؟ یا گھر ٹوٹے گا یا دین چھوٹے گا۔

ٹوٹا گھر تو دوبارہ بس جائے گا، دین چھوٹ گیا تو کیا ہو گا؟

اللہ نے حکم دے دیا کہ مسلمان ہی سے نکاح کریں۔ اللہ نے عورت کو سیکیورٹی دی ہے۔ عورت عیسائی یا یہودی سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اسلام بیٹی کو محفوظ رکھتا ہے۔ اسی لئے لڑکی کو خود نکاح کی اجازت نہیں۔ ہم نے خود بیٹی کو اجازت دی ہے کہ کپڑے، جوتے خود خریدو اور پھر وہ خاوند بھی ڈھونڈ لے گی۔ معاشرے نے اس میں خوب حصّہ ڈالا ہے۔

نورالقران ویب سائٹ سے نکاح سیمینار کی آڈیو سُنیں۔ آپ کو تقریباً ہر طرح کی مثالیں ملیں گی۔

پیار اور محبت سے سمجھائیں۔ لاجک سے بات کریں۔ اپنے گھر والوں کو بھی خوبصورت طریقے سے سمجھائیں۔ دُعا کریں کہ اللہ ہمیں حکمت عطا فرمائے۔ آمین